Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء وعسی ان تبغضوا شیئا وھو خیر لکم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ۳ نبوت ۱۳۵۹ ہش ۳ دسمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۷۳

جاپان کے اخبار میں مسجدِ سپین کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو سرزمین سپین میں پانچ صدیوں کے بعد پہلی مسجد کی تعمیر کا آغاز کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کا تذکرہ دنیا کے دیگر ممالک کے ذرائع ابلاغ اور اخبارات کی طرح جاپان کے اخبار میں بھی آیا ہے۔ چنانچہ ۲۵ اکتوبر کے اخبار MAINICHI DAILY NEWS میں "احیائے اسلام کا علامتی نشان" کے عنوان سے خاکسار کا ایک خط شائع ہوا۔ جس کا اردو ترجمہ احباب جماعت کی دلچسپی اور اطلاع کی غرض سے ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔

"مدیر محترم! میں چاہتا ہوں کہ آپ کے توسط سے میں آپ کے موقر اخبار کے معزز قارئین کو اس خبر سے آگاہ کر دوں جس کا تعلق سرزمین سپین میں ایک نئی مسجد کی تعمیر سے ہے۔

۶ اکتوبر کو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نے ایک سادہ اور پُر وقار تقریب میں اس مسجد کا سنگ بنیاد نصب فرمایا ہے۔ یہ مسجد پیڈرو آباد نامی ایک چھوٹے سے گاؤں میں تعمیر کی جا رہی ہے۔ جو میڈرڈ سے دو سو میل جانب جنوب، قرطبہ کے قریب واقع ہے۔ تعمیرات سے متعلقہ سرکاری شعبہ نے تعمیر کے نقشہ کو منظور کر لیا ہے۔ جبکہ سپین کی کیتھولک حکومت پہلے ہی مسلمانوں کی اس عبادت گاہ کی تعمیر کے بارہ میں تحریری طور پر اپنی رضامندی کا اظہار کر چکی ہے۔

شائد نئی تعمیر کی جانے والی یہ مسجد، سپین میں پہلے سے موجود مساجد جتنی شاندار نہ ہو اور یوں بھی (سرِ دست) اس مسجد کے ذریعہ سپین کی شہرۂ آفاق مساجد کی طویل فہرست میں صرف ایک ہی مسجد کا اضافہ ہوگا۔ لیکن اس بظاہر معمولی نظر آنے والی کیفیت کے باوجود آپ کے اخبار کے قارئین کے لئے یہ امر یقیناً دلچسپی کا باعث ہوگا۔ کہ اس مسجد کی تعمیر سے سپین کی اسلامی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہو رہا ہے۔

مسلمانوں نے سپین میں اپنے دورِ حکومت میں جو آخری مسجد تعمیر کی تھی۔ اس پر تقریباً پانچ صدیاں گزر چکی ہیں۔ ان پانچ طویل صدیوں میں نہ صرف یہ کہ سپین میں کوئی نئی مسجد تعمیر نہیں ہوئی بلکہ پہلے سے موجود شاندار مساجد جو سپین میں اسلامی دورِ حکومت کی خوبصورت اور ایمان افروز نشانیاں ہیں۔ وہ بھی اب صرف سیاحوں کی دلچسپی اور کشش کا مرکز بن کر رہ گئی ہیں۔ اس پس منظر میں، جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر کی جانے والی اس نئی مسجد کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ یوں لگتا ہے کہ تاریخ اب پھر اپنے آپ کو دوہرانے لگی ہے۔

سپین کے افق پر اس نئی مسجد کے طلوع کو میں احیائے اسلام کے ایک ایسے مثبت اور معنی خیز علامتی نشان سے تعبیر کرنا چاہتا ہوں جو اپنی عظمت پر شاہد ناطق ہے۔

عطاء المجیب راشد ٹوکیو"

احباب کُل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد)

جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ فتح/دسمبر ۱۹۸۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔

سیدنا حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح ۱۳۵۹ ہش (مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

جلسہ سالانہ پر آنیوالے احباب سے انتہائی ضروری گزارش

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب سے گزارش ہے کہ وہ موسم کے مطابق اپنا بستر اپنے ساتھ لانا نہ بھولیں۔ اپنا بستر ساتھ لانے کی تاکید حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے خود ہی فرمائی ہے۔ حضور اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء میں فرماتے ہیں۔

"اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرت ضرورت ساتھ لاویں۔"

(افسر جلسہ سالانہ)

اخبار احمدیہ

۔• ربوہ یکم فتح/دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کل بتاریخ ۳۰ دسمبر دوپہر دو بجے کے قریب بخیر و عافیت اسلام آباد سے ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کا مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت اقدس کے اسلام آباد میں کئے جانے والے ٹیسٹوں سے پتہ لگا ہے کہ قارورہ میں کافی انفکشن ہے۔ جس کے لئے ادویات شروع کر دی گئی ہیں۔

احباب التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کامل و عاجل کرے۔ اور اپنی تائیدات سے ہر لمحہ اور ہر آن نوازے آمین

۔• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ
۳ فتح ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ حق کا وعدہ اور حقوق العباد کی ادائیگی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آل عمران آیت ۱۴۰) فرما کر اُمتِ محمدیہ کے افراد کو یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر وہ اپنے آپ کو اُس کی نگاہ میں حقیقی مومن ثابت کریں گے تو وہ اُنہیں ضرور بالضرور غلبہ عطا کریگا۔ پھر اسنے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ اُس کی نگاہ میں حقیقی مومن قرار پانے کیلئے ضروری ہے کہ وہ تقویٰ کے وصف سے اپنے آپ کو مزیّن کریں اور پھر اس کے عملی تقاضے کے طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کما حقہٗ ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ فی الوقت ہم قرآن مجید کی رُو سے اس تعلق میں حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کی اہمیت واضح کرنا چاہتے ہیں۔

جہاں تک اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کی رُو سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حقیقی مومن ثابت کرنے اور اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کا مصداق قرار پانے سے متعلق قرآنی احکام کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اس امر پر زور دیا ہے کہ ایمان لانے کا دعویٰ کرنیوالوں میں سے صرف وہی لوگ اُس کی نگاہ میں مومن قرار پائیں گے جو لوگوں کو اُن کے جائز حقوق اور املاک سے محروم کرنے اور زمین میں فساد برپا کرنے سے مجتنب رہیں گے تاکہ لوگ ہر قسم کی زیادتیوں، ناانصافیوں اور جسمانی و روحانی اذیتوں اور مظالم سے محفوظ ہو کر امن و سکون سے زندگی بسر کر سکیں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ مومنوں کو ان کے حقیقی مومن ہونے کی حیثیت میں حقوق العباد سے متعلق بعض احکام دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

(الاعراف آیت ۸۶)

ترجمہ:۔ چاہیئے کہ ماپ اور تول دونوں پورے پورے دیا کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں اُن کے حق سے کم نہ دیا کرو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ اگر تم مومن ہو تو یہ تمہارے لئے بہت ہی اچھا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ان کے حق سے کم نہ دینے اور فساد برپا نہ کرنے کی تلقین فرما کر ہر قسم کے مظالم، زیادتیوں اور ناانصافیوں کا سدِّباب فرمایا ہے اور اس طرح بہت حکیمانہ انداز میں حقوق العباد کما حقہٗ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ امر قابلِ غور ہے کہ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ مومن آپس میں ایک دوسرے کے حقوق تلف نہ کریں بلکہ النَّاسَ کا لفظ استعمال کر کے مومنوں کو ہدایت یہ فرمائی ہے کہ اگر تم مومن ہو تو کسی کا بھی جائز حق تلف نہ کرو خواہ وہ مومن ہو یا غیر مومن۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تمام انسانوں کے حقوق ادا کرنے کا پابند بنایا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کہکر یہ باور کرایا ہے کہ اگر تم حقوق العباد کو کما حقہٗ ادا نہیں کرو گے تو تم اپنے زبانی دعویٰ ایمان کی وجہ سے خود اپنی اور دوسروں کی نگاہ میں مومن ہو تو رہو دوسروں کے حقوق تلف کر کے تم میری نگاہ میں مومن قرار نہیں پا سکتے اور اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کے مصداق نہیں بن سکتے۔

پھر چونکہ انسان دوسروں کے حقوق اس لئے تلف کرتا اور اُن کے اموال وغیرہ کو ظلم کی راہ سے اس لئے ہتھیاتا ہے کہ جو کچھ اسکے پاس ہے اُس پر وہ قانع نہیں ہوتا بلکہ اور زیادہ حاصل کرنے کی خاطر دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ہدایت فرمائی کہ جو کچھ انہیں عطا کیا گیا ہے وہ اس پر ہی قانع رہیں اور جو کچھ دوسروں کو عطا کیا گیا ہے اُسے للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

(ہود آیات ۸۶، ۸۷)

ترجمہ:۔ تم ماپ تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور فسادی بن کر زمین میں خرابی نہ پھیلاؤ۔ اگر تم مومن ہو تو (یقین جانو کہ) اللہ کا (تمہارے پاس) باقی چھوڑا ہوا (مال ہی) تمہارے لئے بہتر ہے۔

پھر لوگ دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈال کر انہیں جسمانی اذیتوں میں ہی مبتلا نہیں کرتے بلکہ بلاوجہ دوسروں پر سراسر جھوٹے اور گندے الزام لگا کر ان کی نیک شہرت کو نقصان پہنچانے اور انہیں رُوحانی اذیت میں مبتلا کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس قسم کے ناروا افعال سے بھی مجتنب رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی ایک سراسر جھوٹے اتہام اور بعض مومنوں کے اسے اندھا دھند دوست تسلیم کرنے کا ذکر کر کے انہیں نہ صرف اس سے باز رہنے کی عمومی تلقین فرمائی بلکہ انہیں آئندہ ہمیشہ کے لئے ایسے ناروا فعل سے مجتنب رہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اس تاکیدی حکم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

(النور آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اللہ تم کو اگر تم مومن ہو اس قسم کی بات دوبارہ کرنے سے ہمیشہ کے لئے روکتا ہے۔

الغرض ان جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ حقیقی مومن بننے کے لئے حقوق اللہ کی طرح حقوق العباد کو بھی خاص تعہد کے ساتھ ادا کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر مومنوں کا اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کے وعدہ کا مصداق بننا ضروری نہیں ہے۔ یہ مہتم بالشان وعدہ انہی مومنوں کے حق میں پورا ہوتا ہے جو تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنی استعداد کی آخری حد تک ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

وہ مرے شہر کا شہریار آگیا

سیدنا حضور انور امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یورپ، افریقہ اور امریکہ کے براعظموں کے تبلیغی و تربیتی دورہ سے ربوہ واپس تشریف لانے کا منظر دیکھ کر

جس کا مدت سے تھا انتظار آگیا — وہ مرے شہر کا شہریار آگیا
شکر للہ کہ پھر دید کی عید ہے — شکر للہ مہِ نور بار آگیا
کل گیا تھا جلو میں فرشتوں کے جو — اب بتائید پروردگار آگیا
نور افشاں گیا تھا جو مغرب میں کل — آج مشرق میں پھر نور بار آگیا
کل جو لے کر پیامِ محمدؐ گیا — آج باشان و عزّ و وقار آگیا
کر کے مظلوم قوموں کو بھی سربلند — حُسن و احساں کا آئینہ دار آگیا
نشأۃِ دیں کی بنیاد رکھ کر وہاں — قرطبہ سے شہِ کامگار آگیا
میرے ربوہ کی پھر رُت بدلنے لگی — پھر یہاں پر وہ جانِ بہار آگیا
پھول کلیاں سبھی مسکرانے لگے — سب کے چہروں پہ تازہ نکھار آگیا
شوقِ وارفتگی دیدنی تھا یہاں — شب کو سڑکوں پہ ہر جاں نثار آگیا
دل پہ طاری تھا جو لب پہ جاری ہوا — لب پہ یہ نغمۂ بے اختیار آگیا
پیارے دربان! جا کر یہ پیغام دے — آپ کے در پہ اک خاکسار آگیا
روتا ہنستا ہوا آگیا ہے ظفرؔ — مسکراتا ہوا اشکبار آگیا
ملاقات ہوگی، اِس اُمید پر — دل کو صبر و سکون و قرار آگیا

(ہومیو ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعدد ازدواج اور اسکی حکمتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم محمود سعید صاحب پشاور روڈ راولپنڈی)

یہ مضمون حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ایک مضمون کا (آپ کے اپنے ہی الفاظ میں) خلاصہ ہے۔ تفصیلی مضمون کے لئے دیکھیں "سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم"

"قرآن شریف سے نکاح کی چار اہم اغراض معلوم ہوتی ہیں اوّل انسان کا بعض نسبتی اور اخلاقی اور روحانی بیماریوں اور ان کے بدنتائج سے محفوظ ہو جانا۔ اس صورت کو عربی میں "احصان" کہتے ہیں جس کے لفظی معنے کسی قلعہ کے اندر محفوظ ہو جانے کے ہیں۔ دوم بقائے نسل۔ سوم حصول رفیق حیات اور سکینت قلب۔ چہارم۔ محبت اور رحمت کے تعلقات کی توسیع"

تعدد ازدواج کی اجازت میں اسلام نے دو قسم کی اغراض مدنظر رکھی ہیں۔

اوّل:۔ وہی عام اغراض جو نکاح میں اسلام کے مدنظر ہیں اور جو اوپر بیان کی جا چکی ہیں۔

دوم:۔ وہ خاص اغراض جو مخصوص طور پر تعدد ازدواج کے ساتھ وابستہ ہیں۔

مقدم الذکر اغراض کو تعدد ازدواج کے معاملہ میں اس لئے بحال رکھا گیا ہے کہ بعض اوقات ایک بیوی سے نکاح کی غرض پورے طور پر حاصل نہیں ہوتی اور اس لئے اسی غرض کے ماتحت دوسری بیوی کی ضرورت پیدا ہو جاتی ہے مثلاً نکاح کی ایک غرض ..... بقائے نسل ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کے ہاں ایک بیوی سے کوئی اولاد نہ ہو یا نرینہ اولاد نہ ہو تو یہی غرض دوسرے نکاح کی جائز بنیاد بن جائے گی ...

ان اغراض کے علاوہ اسلام نے تعدد ازدواج کی بعض خاص وجوہات بھی بیان کی ہیں اور وہ تین ہیں۔

اوّل:۔ حفاظت یتامیٰ۔

دوم:۔ انتظام بیوگان

سوم:۔ تکثیر نسل۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"اور اے مسلمانو! ان جنگوں میں جو تمہیں درپیش ہیں لازماً یتامیٰ کی کثرت ہوگی اور تمہیں ان یتامیٰ کی حفاظت کے لئے تعدد ازدواج کی ضرورت پیش آئے گی۔ پس اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ (ایک بیوی تک محدود رہنے سے) تم یتامیٰ کی حفاظت اور ان کے حقوق کی خاطر خواہ ادائیگی سے قاصر رہو گے۔ تو پھر اپنی پسند کے مطابق زیادہ عورتوں سے شادیاں کرو۔ دو دو کے ساتھ تین تین کے ساتھ اور چار چار کے ساتھ (مگر اس سے زیادہ نہیں کیونکہ خدا کی نظر میں یہ حد تمہاری استثنائی ضروریات کے لئے کافی ہے لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہے کہ (اپنی مالی یا جسمانی یا انتظامی کمزوری کی وجہ سے یا طبیعت کی کمزوری کی وجہ سے) تو تم ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ شادی کر کے ان کے ساتھ عدل نہیں کر سکو گے تو پھر تمہیں لازماً ایک ہی بیوی سے شادی کرنی چاہیئے۔" (سورۃ النساء)

تعدد ازدواج کی جائز ضرورت پیدا ہونے پر بھی اسلام نے تعدد ازدواج کو لازمی نہیں قرار دیا بلکہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اسے اس شرط کے ساتھ مشروط کر دیا ہے کہ اگر انسان عدل کرنے کے قابل ہو تو تعدد ازدواج پر عمل کرے۔ ورنہ بہرحال صرف ایک بیوی پر ہی اکتفا کرے اور عدل سے اسی جگہ صرف بیویوں کے درمیان عدل کرنا مراد نہیں بلکہ ان ہر قسم کے حقوق کا ادا کرنا مراد ہے جو تعدد ازدواج کی صورت میں انسان پر عائد ہوتے ہیں پس تعدد ازدواج کی دو شرطیں ہوئیں۔

اوّل:۔ ان جائز اغراض میں سے کسی غرض کا پیدا ہونا جو اسلام نے اس کے لئے مقرر کی ہیں۔

دوم:۔ انسان کا عدل کر سکنے کے قابل ہونا اور ان دونوں شرطوں کے پورا ہونے کے بغیر تعدد ازدواج جائز نہیں ہے۔ اور بیویوں کے درمیان عدل کے متعلق اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ تعدد ازدواج پر عمل کرنے والا شخص اپنے وقت اپنی توجہ اپنے مال اپنے ظاہری سلوک، غرض یہ کہ دل کی محبت کے جس پر انسان کو اختیار نہیں ہوتا باقی سب چیزوں میں اپنی بیویوں کے ساتھ بالکل ایک سا معاملہ کرے۔

(مشکوٰۃ کتاب القسم)

اس موقعہ پر یہ ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے پہلے عربوں میں بلکہ دنیا کی کسی قوم میں بھی تعدد ازدواج کی کوئی حد بندی نہیں تھی اور ہر شخص جتنی بیویاں بھی چاہتا تھا۔ رکھ سکتا تھا۔ مگر اسلام نے علاوہ دوسری شرائط عائد کرنے کے تعداد کے لحاظ سے بھی اسے زیادہ سے زیادہ چار تک محدود کر دیا۔ چنانچہ تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ جن نومسلموں کی چار سے زیادہ بیویاں ہوتی تھیں۔ انہیں یہ حکم دیا جاتا تھا کہ وہ باقیوں کو طلاق دے دیں۔ مثلاً غیلان بن سلمہ ثقفی جب مسلمان ہوئے تو ان کی دس بیویاں تھیں جن میں سے چھ کو طلاق دلوا دی گئی۔

(ترمذی ابواب النکاح)

..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیوں میں کونسی اغراض مدنظر تھیں ..... سو جاننا چاہیئے عام اغراض تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیوں میں وہی تھیں جو اسلام نے عام طور پر نکاح اور تعدد ازدواج کی بیان کی ہیں۔ اور جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے اور ان اغراض میں سے خصوصیت کے ساتھ آپ کے مدنظر بقائے نسل محبت و رحمت کے تعلقات کی توسیع کی غرض کے ماتحت آپ کے پیش نظر ایسی عورتیں تھیں جو مصالح مذہب۔ مصالح قوم و ملت اور مصالح سیاست و حکومت کے لحاظ سے زیادہ مناسب تھیں۔ لیکن ان عام اغراض کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص حالات کے ماتحت آپ کی شادیوں کی بعض خاص وجوہات بھی تھیں اور یہ اغراض دو تھیں:۔

اوّل:۔ آپ کے ذاتی نمونہ سے بعض جاہلانہ رسوم اور غلط عقائد کی عملی تردید

دوم:۔ بعض مناسب عورتوں کو آپ کی تربیت میں رکھ کر ان کے ذریعہ اسلامی شریعت کے اس حصہ کا استحکام جو مستورات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور مسلمان عورتوں کی تعلیم و تربیت۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

"اے رسول! جب تیرے منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ نے اپنی بیوی زینب کو طلاق دے دی تو ہم نے اس کی شادی کی تجویز خود تیرے ساتھ کر دی تاکہ اس ذریعہ سے یہ جاہلانہ رسم مٹ جاوے کہ منہ بولا بیٹا اصل بیٹے کی طرح ہو جاتا ہے اور اس کی مطلقہ بیوی یا بیوہ بیٹا بنانے والے شخص کے لئے جائز نہیں ہوتی۔ اور آئندہ کے لئے مومنوں کے دلوں میں اس امر کے متعلق کوئی دبدبہ یا خلش باقی نہ رہے"

(سورۃ احزاب آیت ۵)

اس آیت میں پہلی غرض بیان کی گئی ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ کے ذریعہ سے بعض ان جاہلانہ رسوم کا استحصال کیا جاوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو عربوں کی طبیعت میں اسی قدر راسخ ہو چکی تھیں کہ ان کا حقیقی استیصال بغیر اس کے ناممکن تھا کہ آپ اس معاملہ میں عملی نمونہ پیش کریں۔ چنانچہ متبنّٰی بنانے کی رسم عرب میں بہت راسخ اور رائج تھی اور اس معاملہ میں الٰہی حکم نازل ہونے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آزاد کردہ غلام زیدؓ بن حارثہ کو متبنّٰی بنایا ہوا تھا۔ اس لئے جب یہ حکم نازل ہوا کہ کسی شخص کو محض منہ بولا بیٹا بنا لینے سے وہ اصل بیٹا نہیں ہو جاتا اور اس کے بعد یہ واقعہ پیش آگیا۔ کہ زیدؓ بن حارثہ نے اپنی بیوی زینبؓ بنت جحش کو طلاق دے دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے ماتحت زینبؓ کے ساتھ خود شادی فرمائی اور اس طرح اس جاہلانہ رسم کا استیصال کیا جو آپ کے عملی نمونہ کے بغیر پوری طرح مٹنی محال تھی۔ علاوہ ازیں آپ نے زینبؓ کے ساتھ شادی کر کے اس بات میں بھی عملی نمونہ قائم فرمایا کہ کسی طلاق شدہ عورت کے ساتھ شادی کرنا کوئی عیب کی بات نہیں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور نماز کو اس کی اصل صورت میں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور خدا اور اس کے رسول کی پوری پوری اطاعت کرو (کیونکہ خدا نے تمہیں ایک خاص کام کے لئے چنا ہے) اے نبی کے اہل بیت! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی کمزوریوں اور نقصوں کو دور کر کے تمہیں خوب اچھی طرح پاک و صاف کر دے تاکہ تم ان آیاتِ الٰہی اور ان کی حکمت کی باتوں کو لوگوں تک پہنچاؤ جو نبی کے ذریعہ سے تمہارے گھروں میں سنائی جاتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے یہ کام اس لئے لینا چاہتا ہے کہ وہ اگر بوجہ لطیف ہونے کے خود لوگوں کی نظروں سے اوجھل اور مخفی ہے تو بوجہ خبیر ہونے کے وہ لوگوں کی ضروریات سے آگاہ بھی ہے۔ پس ضروری ہے کہ وہ ہدایت خلق کا کام انسانوں کے واسطے سے سرانجام دے"

(سورۃ احزاب)

اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدّدِ ازدواج کی مخصوص غرض میں سے دوسری اور بڑی غرض بتائی گئی ہے یعنی یہ کہ آپؐ کے ساتھ مناسب مستورات کو بطور بیویوں کے رکھ کر انہیں مسلمان عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے تیار کیا جاوے۔ یہ وہ خاص الخاص غرض ہے جس کے ماتحت آپؐ کی شادیاں وقوع میں آئیں اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ ایک ایسی غرض ہے جو آپؐ کی ذات کے ساتھ مخصوص تھی اور اسی لئے عام مسلمانوں کے لئے جو آپؐ کی ذات کے ساتھ مخصوص تھی اور اسی لئے عام مسلمانوں کے لئے جو حد بندی تعدّدِ ازدواج کی مقرر کی گئی ہے۔ اس سے آپؐ مستثنیٰ تھے۔ عورتوں میں تعلیم کی نسبتاً کمی اور جاہلانہ رسوم کی پابندی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے مقررہ طریق میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کے لئے جلد تیار نہیں ہوتی۔ ان حالات میں عورتوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق خاص انتظامات کی ضرورت تھی اور اس کی بہترین صورت یہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مناسب عورتوں کے ساتھ شادی کر کے انہیں اپنی تربیت میں اس کام کے قابل بنا دیں اور پھر آپ کی یہ ازواج مسلمان عورتوں کی تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دیں چنانچہ یہ تجویز کارگر ہوئی اور مسلمان عورتوں نے بڑی خوبی کے ساتھ اور نہایت قلیل عرصہ میں اپنی زندگیوں کو جدید شریعت کے مطابق بنا لیا۔ حتیٰ کہ دنیا کی کسی قوم میں یہ مثال نظر نہیں آتی کہ طبقۂ نسواں نے ایسے قلیل عرصہ میں اور اس درجہ تکمیل کے ساتھ ایک بالکل نئے قانون اور نئے تہذیب و تمدن کو اختیار کر لیا ہو۔

اس بات کا ایک عملی ثبوت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں نفسانی اغراض کے ماتحت نہیں تھیں بلکہ دینی اغراض کے ماتحت تھیں اس بات سے بھی ملتا ہے کہ آپؐ نے بعض ایسی عورتوں کے ساتھ شادی فرمائی جو اتنی عمر کو پہنچ چکی تھیں کہ وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہی تھیں۔ مثلاً حضرت ام سلمہؓ جن سے آپؐ نے ۴ھ ہجری میں شادی فرمائی ان کی عمر شادی کے وقت پیدائشِ اولاد وغیرہ کی حد سے تجاوز کر چکی تھی چنانچہ انہوں نے اس بناء پر عذر بھی کیا مگر چونکہ آپؐ کی غرض و غایت دینی تھی اور اس غرض کے لئے وہ بہت مناسب تھیں۔ اس لئے آپ نے ان کو باصرار رضامند کر کے ان کے ساتھ شادی فرمالی۔"

(نسائی بحوالہ زرقانی جلد ۳)

الغرض وہ اغراض جن کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیاں وقوع میں آئیں۔ نہایت مبارک اور پاکیزہ تھیں اور ان میں غالب طور پر فرائضِ نبوت کی ادائیگی مدنظر تھی اور شادیوں پر ہی موقوف نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کیا جاوے تو پتہ لگتا ہے کہ آپؐ جو کام بھی کرتے تھے خواہ وہ بظاہر دنیا کا ہو یا دین کا اس میں بلاواسطہ یا بالواسطہ آپ کی مقدم اور غالب غرض فرائض نبوت کی ادائیگی ہوتی تھی اور دنیا کی نعمتوں سے آپؐ کو کبھی بھی شغف نہیں ہوا۔۔۔۔

گو مخالفین کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیوں پر بہت سخت اعتراض کئے گئے ہیں اور ہر شخص نے اپنی فطرت اور اپنے خیالات کے مطابق آپؐ کے تعدّدِ ازدواج کے مسئلہ کو دیکھا ہے مگر پھر بھی صداقت کبھی مخالفین کے قلم و زبان پر بھی غالب آگئی ہے۔ اور انہیں کسی طور پر نہیں تو کم از کم جزواً حقیقت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ مسٹر مارگولیس جیسے کی آنکھ عموماً ہر سیدھی بات کو الٹا دیکھنے کی عادی ہے۔ اس معاملہ میں حقیقت کے اعتراف پر مجبور ہوئے ہیں۔ وہ اپنی کتاب "محمد (صلعم)" میں لکھتے ہیں:۔

"محمد (صلعم) کی بہت سی شادیاں جو خدیجہؓ کے بعد وقوع میں آئیں بیشتر یورپین مصنفین کی نظر میں نفسانی خواہشات پر مبنی قرار دی گئی ہیں لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زیادہ تر اس جذبہ پر مبنی نہیں تھیں محمد (صلعم) کی بہت سی شادیاں قومی اور سیاسی اغراض کے ماتحت تھیں۔ کیونکہ محمد (صلعم) یہ چاہتے تھے کہ اپنے خاص خاص صحابیوں کو شادیوں کے ذریعہ سے اپنی ذات کے ساتھ محبت کے تعلقات میں زیادہ پیوست کر لیں۔ ابوبکرؓ عمرؓ کی لڑکیوں کی شادیاں یقیناً اسی خیال کے ماتحت کی گئی تھیں۔ اسی طرح سربرآوردہ دشمنوں اور مفتوح رئیسوں کی لڑکیوں کے ساتھ بھی محمد (صلعم) کی شادیاں سیاسی اغراض کے ماتحت عمل میں آئی تھیں۔۔۔۔ باقی شادیاں اس نیت سے تھیں کہ تا آپ کو اولاد نرینہ حاصل ہو جاوے جس کی آپ کو بہت آرزو رہتی تھی"

(صفحہ ۱۷۶، صفحہ ۱۷۷)

یہ اس شخص کی رائے ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح نگاروں میں عناد اور تعصب کے لحاظ سے غالباً صف اوّل میں ہے اور گو مارگولیس صاحب کی یہ رائے غلطی سے بالکل پاک نہیں ہے مگر اس سے یہ ثبوت ضرور ملتا ہے کہ صداقت کس طرح ایک عنید دل کو بھی مغلوب کر سکتی ہے۔

والفضل ما شہدت
بہ الاعداء۔"

درخواست دعا

عمیس احمد صاحب نے امسال کراچی بورڈ سے فرسٹ ایئر پری میڈیکل کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے اس خوشی کے موقع پر ان کی والدہ محترمہ لیڈی ڈاکٹر ذکیہ شمیم صاحبہ کراچی نے بوائے تعمیر مساجد کے لئے ۵۰ روپے بھجوائے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کنبے کو آئندہ سال بھی شاندار کامیابیوں سے نوازے۔

یہ بچہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کاسٹوری کا پوتا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھا بچہ

(مکرم حسن محمد خان صاحب عارف ربوہ)

یہ تو سب کی خواہش ہے آپ کی بھی اور میری بھی کہ ہمارا بچہ بڑا اچھا ہو۔ نیک ہو قابل ہو۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرے۔ اپنی کلاس میں نمایاں مقام حاصل کرے اور یہ سب کچھ ہو تو سکتا ہے لیکن اس کے لئے محنت بہت کرنا پڑتی ہے۔ اور خدا کرے ہمارا بچہ ان صفات کا حامل ہو سکے تو پھر یہ محنت ہونی بھی چاہیئے اس کے بعد امید کی جا سکیگی کہ بچہ عمر کے ساتھ ساتھ اپنے اندر اچھی سے اچھی عادات پیدا کرتا چلا جائے اور اسی کو ہم تربیت اولاد کہتے ہیں

بچہ اپنی تعلیم باہر سے اور بیرونی ذرائع سے حاصل کرتا ہے ہم بچہ کو سکول بھیجتے ہیں وقت کے ساتھ ساتھ وہ پہلی سے دوسری اور دوسری سے تیسری جماعت میں چڑھتا چلا جاتا ہے لیکن تربیت کیلئے تو کسی سکول کی ضرورت نہیں یہ تو بچہ کی ذاتی اور اندرونی قوتوں اور طاقتوں کی نشوونما کا نام ہے بچہ اگر سکول میں چھ گھنٹے گذارتا ہے تو گھر میں اور گھر کے ماحول میں باقی اٹھارہ گھنٹے گذارتا ہے اس لیے اس کی صحیح تربیت کی ذمہ داری والدین پر ہی سمجھی جانی چاہیئے اور اس کیلئے بچوں کے والدین کو ہی خاص توجہ دینی ہوگی اور سکول یا مدرسہ کے اساتذہ بھی اس میں مددگار ہو سکتے ہیں۔

ہم میں سے کس کی خواہش نہیں کہ ہمارا بچہ سگریٹ نوشی نہ کرے۔ لیکن اگر باپ خود سگریٹ پیتا ہے تو وہ کس منہ سے بیٹے سے کہے کہ وہ سگریٹ نہ پیئے۔ یہ بہت نقصان دہ ہے۔ اس سے پھیپھڑے خراب ہو جاتے ہیں۔ کینسر ہو جاتا ہے۔ دل کی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اگر سگریٹ پینے والا باپ اپنے بچہ کو اس بری عادت سے روکے اور اس کے نقصان بھی بتائے تو بچہ بظاہر رک بھی جائے گا لیکن اس کے دل میں یہ کھٹک ضرور پیدا ہوگی کہ ابا جان مجھے تو منع کرتے ہیں اور اس کے نقصان بھی گنواتے ہیں لیکن پھر خود کیوں پیتے ہیں یا تو مجھ سے جھوٹ بولا ہے یا انہیں ان باتوں کا یقین ہی نہیں اور اگر یقین ہوتا تو اتنے نقصانات کے ہوتے ہوئے خود کبھی نہ پیتے اس لیے سب سے پہلی اور اہم بات جو ایک بچہ کیلئے ضروری ہے وہ ماں باپ کا اپنا ذاتی نمونہ ہے باہر سے کنڈی کھٹکھٹائی بچہ باہر گیا اور واپس آکر اپنے باپ سے کہتا ہے کہ فلاں صاحب ملنے آئے ہیں اور باپ کسی وجہ سے اس سے ملنا نہیں چاہتا مصروف ہے یا خود کسی کام سے باہر جانا چاہتا ہے یا آنیوالا ناپسندیدہ شخص ہے اس لیے باپ بچہ سے کہہ دیتا ہے کہ انہیں کہہ دو کہ ابا جان گھر پر نہیں ہیں بچہ گیا اور جھوٹ بول کر واپس آگیا۔ اور چند مرتبہ اسے اسی طرح کرنا پڑا تو اسے جھوٹ بولنے کی ٹریننگ مل گئی۔ ہم سب چاہتے تو یہی ہیں کہ ہمارا بچہ سچ بولے لیکن باپ نے خود ہی جھوٹ بولنے کی ٹریننگ دی تو وہ سچ بولنا کیسے سیکھ جائے

کسی بزرگ کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک آدمی اپنا بچہ ان کے پاس لے گیا اور عرض کیا کہ حضور میرا یہ بچہ گڑ بہت کھاتا ہے اسے نصیحت کریں کہ گڑ نہ کھایا کرے انہوں نے فرمایا کہ اچھا اگلے ہفتہ آنا وہ چلا گیا اور اگلے ہفتہ بچہ کو لے آیا۔ اس بزرگ نے اس بچہ کو سمجھایا کہ بیٹا گڑ کھانے سے پھوڑے پھنسی نکل آتے ہیں۔ دانت خراب ہو جاتے ہیں۔ خون خراب ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ اس لیے گڑ نہ کھایا کرو جب نصیحت ختم ہو گئی تو اس آدمی نے علیحدگی میں اس بزرگ سے کہا کہ حضور یہ باتیں تو آپ بچہ سے پچھلے ہفتہ بھی کہہ سکتے تھے ایک ہفتہ تاخیر میں کیا حکمت ہے تو فرمایا کہ جب تم بچہ کو میرے پاس لائے تھے تو میں خود بہت گڑ کھاتا تھا اب ایک ہفتہ سے میں نے چھوڑ دیا ہے اس لئے اب میں تمہارے بچہ کو نصیحت کرنے کے قابل ہوں اور اگر میں اسی وقت یہ نصیحت کر دیتا تو اس کا ذرا بھی اثر نہ ہوتا اور میرا نفس اس پر مجھے ملامت بھی کرتا

اسی طرح نمونہ کی اور بھی کئی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں مثلاً باپ خود تو سینما دیکھے لیکن بچوں پر پابندی لگائے خود تاش کھیلے لیکن بچوں کو اس سے روکا جائے اور اگر کوئی کھیلتا ہوا پکڑا جائے تو اس کی پٹائی ہو جائے اس لیئے سب سے ضروری امر والدین کا اپنا نمونہ ہے کہ جس بات کی نصیحت کی جائے اس پر سب سے پہلے خود عمل ہو

تربیت کے سلسلہ میں دوسرا ضروری امر یہ ہے کہ اگرچہ بچہ ماں باپ کی نقل کرتا ہے اور ان کا نمونہ دیکھ کر متاثر بھی ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ بچہ کو نیکی کی تلقین بھی کی جائے

ماں باپ باقاعدگی سے نماز پڑھتے ہیں بعض اوقات تو بچہ انہیں دیکھ دیکھ کر ہی نماز پڑھنے لگ جاتا ہے لیکن بعض اوقات بچہ کرتا ہے اور اگر کوئی تلقین نہ کی جائے تو رفتہ رفتہ نماز نہ پڑھنے کی عادت میں راسخ ہو جاتا ہے اس لیئے نماز پڑھنے کی تلقین بھی کرتے رہنا چاہیئے اور نہ صرف تلقین بلکہ چند دن استقلال سے اس امر کی نگرانی کی جائے اور وقت پر بچہ کو ہدایت کی جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور نماز پڑھے بلکہ اسے نماز کیلئے اپنے ساتھ کھڑا کیا جائے۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ جب کسی چیز کی عادت پڑ جائے اور اس کی اہمیت بھی سمجھ میں آجائے تو پھر وہ نیکی کے کاموں کو جاری رکھتا ہے اسی طرح اگر بچہ کو نماز کی عادت ہو جائے تو پھر وہ اہتمام اور باقاعدگی سے نمازیں پڑھتا رہتا ہے اور اسے ترک نہیں کرتا اور یہی حال دوسری باتوں میں بھی ہے۔

تیسری بات جو بچہ کی تربیت میں نگرانی چاہتی ہے وہ بچہ کے ہم جولی ہیں بچہ اپنے ہم جولی خود منتخب کرتا ہے اکثر بچے اچھے ہی ہوتے ہیں لیکن بعض بچے بدتمیز۔ بداخلاق اور بدکردار بھی ہوتے ہیں اس لیئے اگر ماں باپ کے علم میں یہ بات آئے کہ بدقسمتی سے ان کے بچہ نے ایسے بُرے بچہ کی صحبت اختیار کی ہے تو پھر اسے اس سے روک دیا جائے اور اگر کچھ سختی بھی کرنی پڑے تو اس سے دریغ نہ کیا جائے تاکہ بچہ وہ رنگ اختیار نہ کرے جس سے اس کے اخلاق بد سے بدتر ہوتے چلے جائیں۔ بچوں کو علیحدگی میں کھیلنے سے روکا جائے مثلاً بعض اوقات دو بچے کمرہ بند کر کے کھیلنا چاہتے ہیں لیکن یہ مناسب نہیں وہ کھیلیں لیکن کمرہ بند نہ ہو والدین اس کمرہ میں جا سکیں اور بچوں کو اس بات کا علم ہو کہ ان حرکات و سکنات کی نگرانی ہو رہی ہے اور ہو سکتی ہے اسی طرح بچہ اگر تنہا ہو اور اس کا کوئی ساتھی نہ ہو تو اسے اکیلا کھیلنے سے روک دیا جائے۔ اس صورت میں اگر بچہ پڑھنے والا ہو تو وہ کچھ مطالعہ کرے اور اس کے لیئے دلچسپ کتابیں مہیا کی جائیں تاکہ تنہائی کا وقت ان کتابوں کے مطالعہ میں گزرے۔ اور اگر بچہ پڑھنے والا نہ ہو تو اس کے لیئے کوئی مصروفیت کا مشغلہ پیدا کر دیا جائے۔ اکیلے کھیلنا اس کے لیے ہرگز مناسب نہیں اکثر اوقات اس کے خطرناک اور بھیانک نتائج نکلتے ہیں

ایک اور امر جو بچہ کی تربیت کیلئے بہت ضروری ہے وہ ماں باپ کی محبت کا عملی اظہار ہے گاہے گاہے واضح الفاظ میں محبت بھرے فقرات کے ساتھ پیار کا اظہار ضرور ہونا چاہیئے اور اس کے مواقع نکالتے رہنا چاہیئے جس سے بچہ کو عملی طور پر احساس ہو کہ اس کے ماں باپ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور بلوغت کی عمر کو پہنچنے تک اس میں پختگی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے اور اسی محبت کی وجہ سے وقت آنے پر بچہ اپنے کاموں کو ذمہ داری سے سمجھنا شروع کر دیتا ہے اور اگر ابتدا میں اسے ڈانٹ ڈپٹ جھڑکیاں گھرکیاں ملتی رہیں تو جوانی کی عمر میں بھی وہ خوفزدہ اور ڈرپوک ہی رہے گا۔ اور ذمہ داری کے کاموں سے جی چرانے کی کوشش کریگا۔

بچہ کی تربیت کوئی بہت آسان کام نہیں اس پر علماء اور تجربہ کار لوگوں نے بڑی ضخیم کتابیں لکھی ہیں اس مضمون میں تو محض دو تین باتوں پر ہی اکتفا کیا گیا ہے لیکن آخری بات جو سب سے ضروری ہے وہ بچوں کیلئے ماں باپ کی دعائیں ہیں ماں باپ اپنے بچہ کیلئے سب سے زیادہ محبت کرنیوالے وجود ہوتے ہیں۔ بچہ اگر بیمار ہو جائے اسے چوٹ لگ جائے یا کسی اور مشکل یا مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو والدین تڑپ اٹھتے ہیں اور ایسے درد سے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے اس لیئے۔ بچہ کی تربیت اور اس کے بہتر مستقبل کیلئے بھی سب سے کارگر حربہ ماں باپ کی دعائیں ہیں آپ اس بات کو بھی تجربہ کر کے دیکھیں کہ تربیت کے دوسرے ذرائع کے ساتھ ساتھ ان

کے لیئے درد بھری دعائیں کریں خدا تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے وہ تو خود چاہتا ہے کہ کوئی اس سے مانگے اور وہ اپنے بندے کو دے اس معاملہ میں تو بندہ اپنے خدا سے وہ چیز مانگ رہا ہے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور اس کی مخلوق کی بھلائی اور بہتری ہے اور یہ مخلوق وہ بچہ ہے جس کے لیئے اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کی جا رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ یہ دعا ضرور سنتا ہے اور قبول کرتا ہے

اس لیے ماں باپ اپنے بچوں کیلیئے دعاؤں کو فراموش نہ کریں اور میرا تو یہ تجربہ ہے کہ اولاد کے حق میں دعائیں تربیت کا سب سے زیادہ کارآمد ذریعہ ہیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس پر سب سے زیادہ زور دیا ہے

خدا کرے کہ ہمارے بچے اسلامی اخلاق کا بہترین نمونہ ہوں اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک رہیں۔

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

۱۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناصرہ پروین کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم غلام عباس شاہد بلوچ اسلام آباد ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے بعوض مبلغ (۵۰۰۰/-) پانچ ہزار روپے مہر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کے مکان واقعہ دارالعلوم غربی ربوہ پڑھا اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلیئے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک فرمائے آمین

(عبدالرحیم سابق لیبارٹری اسسٹنٹ
تعلیم السلام ہائی سکول ربوہ)

۲۔ میری بیٹی عزیزہ سعیدہ جبین B.A.B.Ed کا نکاح ہمراہ ایم محمد منصور احمد صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ شیخوپورہ ابن مکرم مسعود احمد صاحب مبلغ بیس ہزار روپے مہر پر مکرم قریشی فضل حق صاحب نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں ۱۶ اپریل ۱۹۸۰ء کو پڑھایا ۷ نومبر ۱۹۸۰ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلیئے اور سلسلہ کیلیئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے آمین

(شیخ محمد علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوٹر کانہ منڈی
ضلع شیخوپورہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالرشید رازی صاحب کوارٹر ۶۲ تحریک جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب رازی وفات پا گئے ہیں قطعہ ۱۶/۱۴۹ واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے ورثاء ذیل والان بھی ہیں ۱۔ عبدالحمید صاحب ۲۔ سردار محمد صاحب ۳۔ مجید الدین صاحب۔ عبدالحمید صاحب نے اپنا حصہ زمین مجید الدین صاحب کے حق میں اور سردار محمد صاحب نے اپنا حصہ زمین میرے حق میں چھوڑ دیا ہے۔!

لہذا استدعا ہے کہ قطعہ ۱۶/۱۴۹ واقع محلہ دارالیمن ربوہ رقبہ ۱۰ مرلہ مجید الدین صاحب اور خاکسار کے نام بحصہ مساوی مشترکہ منتقل کرنیکا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

جلسہ سالانہ

کے سلسلہ میں احباب ربوہ کیلیئے چند ضروری امور

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام قریب آ گئے ہیں اور ہر گھر میں اور ہر ادارے میں مہمانوں کے شایان شان استقبال کی تیاریاں اپنے آخری مراحل میں ہیں اس موقعہ پر خاکسار احباب ربوہ کو چند ضروری اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے

۱۔ آپ مہمانوں کی بھی خدمت بجا لائیں جو آپ کے گھر میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور ان مہمانوں کی بھی خدمت کریں جو آپکے گھر میں نہیں ٹھہرتے مثلاً ان کو منزل مقصود تک پہنچانا راستے سے ایذا دینے والی اشیاء اٹھانا وغیرہ وغیرہ

۲۔ جلسہ سالانہ کے انتظام کی طرف سے جن نوجوانوں اور بچوں کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے وہ اپنی ڈیوٹی پر ہمہ وقت حاضر رہیں اور ہرگز غیر حاضر نہ ہوں اور اگر کہیں جانا ہو تو اپنے افسر سے اجازت لیکر جائیں احباب اس بارہ میں اپنے بچوں کو مسلسل تلقین کرتے رہیں جلسہ سالانہ کا جو سامان آپکے سپرد ہو اس کو حفاظت سے رکھیں اور احتیاط سے اسے استعمال کریں

۳۔ کسی قسم کا ضیاع نہ ہو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں تاکیدی ہدایت فرمائی ہوئی ہے کہ کھانے کا ایک لقمہ بھی ضائع نہ ہو۔ اس کا خاص خیال رکھیں۔

۴۔ لنگر سے صرف اتنے مہمانوں کا کھانا حاصل کریں جتنے کی واقعی ضرورت ہو اگر ضرورت کے مطابق کھانا منگوانے کے بعد کھانا بچ جائے تو اسے فوراً لنگر کو واپس کر دیں۔ اول تو روٹی کے ٹکڑے بچنے نہیں چاہئیں لیکن اگر بچ جائیں تو ان کو لنگر خانہ میں جمع کروا دیں۔

۴۔ گھر اور گھر کے ماحول کی روزانہ صفائی کریں۔ رات کو سونے سے پہلے اپنے گھر کے سامنے گلی میں جھاڑو دے لیں اور چھڑکاؤ کریں تا صفائی بھی ہو جائے اور گرد بھی دب جائے

۵۔ اپنے بچوں کی حفاظت کریں۔ ان کے نام اور پتے کے کارڈ لکھ کر ان کی جیبوں میں ڈال دیں اسی طرح آنیوالے مہمانوں کے بچوں کی حفاظت کریں اور گھر میں ٹھہرنے والے مہمانوں کو تاکید کریں کہ بچوں کے نام۔ ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر ان کی جیبوں میں ڈال دیں۔

۶۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہوئی ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو ربوہ کا ہر گھر ۱۰۰ روٹی پکا کر جلسہ سالانہ کے انتظام کو دے گا۔ ربوہ کا ہر گھر اور خاص طور پر ہر گھر کی مستورات ضرورت پڑنے پر روٹی پکانے کیلیئے تیار رہیں۔

۷۔ حضرت مصلح موعود کا یہ ارشاد ہر وقت پیش نظر رہے کہ

"ہمارا جلسہ شعائر اللہ ہے بلکہ ہر آنیوالا شعائر اللہ ہے

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝

کے مطابق جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی عظمت کرتا ہے وہ اپنے تقویٰ کا ثبوت دیتا ہے"

(افسر جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں۔ از راہ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۵۵۰:-

میں محمود احمد طاہر ولد مسعود احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ تیس ۲۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمود احمد طاہر ۱۴/۸

دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۱:- ملک بشارت احمد صاحب صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد نمبر ۲:- علم دین صاحب ولد فضل دین صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۵۵۱:-

میں سید مدثر احمد ولد سید احمد ناصر صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال دس ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۹-B/۲ S.H.E.C. کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے چالیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- سید مدثر احمد ولد سید احمد ناصر صاحب ۱۱۹-B/۲ S.H.E.C. کراچی ۲۹۔

گواہ شد ۱:- سید احمد ناصر والد موصی۔ کراچی

گواہ شد نمبر ۲:- صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۵۵۲:-

میں سیدہ سلمیٰ بیگم بنت سید حیدر شاہ صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہوتی مردان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷۵۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- سیدہ سلمیٰ بیگم قاضی خیل ہوتی ضلع مردان۔

گواہ شد نمبر ۱:- آدم خان امیر جماعت احمدیہ مردان۔

گواہ شد نمبر ۲:- سید محمود احمد شاہ سیکرٹری مال مردان۔

مسل نمبر ۲۴۵۵۳:-

میں امۃ العزیز زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوکوٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے

۲- کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ مالیتی اندازاً -/۲۰۰۰ روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ چالیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- امۃ العزیز زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب نوکوٹ ضلع تھرپارکر

گواہ شد ۱:- بشیر احمد ولد چوہدری اکبر علی صاحب خاوند موصیہ نوکوٹ (سندھ)

گواہ شد ۲:- مبارک احمد طارق ولد ماسٹر فضل دین صاحب نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔

مسل نمبر ۲۴۵۵۴

میں قاضی نعیم احمد کھوکھر ولد قاضی بشیر احمد صاحب کھوکھر قوم راجپوت کھوکھر پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ تیس ۳۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- نعیم احمد کھوکھر محلہ ہجرالوالہ نشتر روڈ شیخوپورہ

گواہ شد نمبر ۱- میر عبدالرشید تبسم وصیت ۱۷۷۱۴ مربی سلسلہ احمدیہ۔

گواہ شد نمبر ۲- ملک خالد محمود وصیت نمبر ۲۱۲۷ - قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ساتواں مرحلہ ختم ہونے میں تین ماہ سے کم باقی ہیں

عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام امراء صاحبان سے چاہے وہ کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں یہ درخواست ہے کہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا ساتواں مرحلہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش (مطابق ۲۹ فروری ۱۹۸۱ء) ختم ہو رہا ہے۔ کوشش فرمائیں کہ آپ کے ہاں ایک بھی بقایا دار نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

چندہ مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مختلف اضلاع کی جماعتوں کے ذمہ ان کی ضرورت کے مطابق جلسہ پر قیام کی غرض سے مہمان خانے تعمیر کرنے کے لئے رقوم لگائی گئی ہیں۔ اور بہت سی جماعتوں نے اپنے ذمہ کی رقوم ادا کر دی ہیں۔ لیکن اضلاع شیخوپورہ۔ ڈیرہ غازیخان۔ ساہیوال۔ ملتان۔ اٹک ہزارہ۔ لاڑکانہ ابھی تک اس چندہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں۔ ان اضلاع کے عہدہ داران اور احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس کام میں بھی دوسرے اضلاع کے شانہ بشانہ چلنے کی کوشش کریں۔

بعض دوسرے اضلاع کے ذمہ بھی بقایا ہے جو تھوڑا ہے۔ ان کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے بقایا کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ جماعتیں مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی رقوم بخدمت افسر صاحب خزانہ ربوہ کھاتہ ۸۵۵ میں جمع کرنے کے لئے بھجوا دیں۔

(ناظر ضیافت ربوہ)

افسوسناک وفات

میرے والد خواجہ عنایت اللہ صاحب ۳۱ اکتوبر بروز جمعہ راولپنڈی میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم پنڈی جماعت کے ۳۰ سال سے زائد عرصہ تک سیکرٹری تبلیغ رہے ہیں۔ کتب سلسلہ بالخصوص حضرت مصلح موعود کی تفاسیر سے والہانہ عشق تھا۔ اپنی ذاتی لائبریری کی وسعت اور اس میں نایاب کتب پر مرحوم کو بہت فخر ہوتا تھا۔ مربیان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت کو حوالہ جات بتاتے ہوئے مرحوم خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔

ذاتی طور پر مرحوم نے پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی طرف ہمیشہ خیال رکھا۔ ایام جوانی سے ہی نماز تہجد ادا کرنے کی عادت ڈال رکھی تھی۔ ظاہری اور باطنی امور پر مرحوم ایک اچھے مسلمان اور قابل رشک احمدی بننے کی طرف ہمیشہ خیال رکھا کرتے تھے۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ میرے والد صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص رحمت سے بغیر حساب کے بخش دے اور اپنے مقربین میں شامل فرمائے آمین

خواجہ شریف احمد جسٹس آف پیس لنڈن

درخواست دعا:۔ میرے تایا جان مکرم سعید احمد صاحب آف کراچی دو ماہ سے شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نصیر احمد رشید بوٹ ہاؤس گولبازار

خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین موقعہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقف جدید کے کام میں بھی جس کی ابتدا یکم جنوری اور جس کی انتہا ۳۱ دسمبر کو ہوتی ہے ..... بہت زیادہ حصہ لے گی۔"

(الفضل ۳ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

آپ بھی اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس نیک توقع کے مطابق اپنا چندہ وقف جدید حتی المقدور اضافہ کے ساتھ جتنی جلدی ہو سکے ادا فرمائیں۔ تاکہ یہ رقم ۳۱ دسمبر سے قبل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

۱۔ مکرم ملک اللہ بخش صاحب واقف زندگی۔ کلرک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ (آف چک منگلا ضلع سرگودھا) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۰ نومبر ۱۹۸۰ء مطابق ۲۰ نبوت ۱۳۵۹ ہش بروز جمعرات تیسری بچی عطا فرمائی ہے۔ اس سے پہلے بفضل تعالیٰ دو بچیاں اور ایک بچہ ہے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام عائشہ صدیقہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ نیک صالحہ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

چوہدری محمد یوسف اکونٹنٹ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ

۲۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز شیخ عبدالحمید کو ۲۵ اکتوبر کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام فہد حمید تجویز ہوا ہے۔

نومولود مکرم شیخ جلال الدین صاحب فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ کا نواسہ ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی زندگی عطا کرے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

شیخ عبدالرشید ۵۵ ۔ ۵ بلاک نمبر ۴ گلشن اقبال کراچی ۴۷ از نواب شاہ

۳۔ مکرمہ زبیدہ جلال صاحبہ لاہور تحریر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی طاہرہ طیبہ اہلیہ شیخ خالد عزیز صاحب حال لنڈن کو ۶ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی میاں جلال الدین صاحب ایڈووکیٹ کی نواسی اور شیخ ظہور دین صاحب کی پوتی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ بچی دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت، نیک، صالحہ اور خادم دین ہو۔

(زبیدہ جلال)

کیورز CURES کیا ہیں؟

- ان میں حیرت انگیز شفا کیوں ہے؟
- پرانی ضدی امراض کیونکر ختم ہو سکتی ہیں؟
- اپریشن سے بچانے والے نسخے؟

ان تمام معلومات کے لئے "کیور ٹیو سسٹم" کا لٹریچر مفت حاصل کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶ ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرض اٹھرا سے مکمل نجات
اکسیر اٹھرا
فی شیشی -/۱۵ روپے

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ سرمہ نور رجسٹرڈ چھوٹی شیشی -/۲ روپے۔ بڑی شیشی -/۴ روپے
عورتوں، مردوں اور بچوں کی پیچیدہ امراض کا شافی علاج۔ پردہ کا خاص انتظام ہے۔
مطب:۔ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
چھوٹی شیشی -/۲ روپے
بڑی شیشی -/۴ روپے